روزے کی حالت میں بڈیٹ(Bidet) سے استنجا کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کینیڈا میں جہاں ہم رہتے ہیں، ہم بڈیٹ(Bidet) استعمال کرتے ہیں۔ بڈیٹ دراصل ٹوائلٹ سیٹ میں لگا ایک جدید آلہ ہوتا ہے جو پیشاب یا پاخانے کے بعد جسم کے نچلے حصے یعنی شرم گاہ کو صاف کرتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ عام طور پر بڈیٹ کا پانی زور کے ساتھ نکلتا ہے، جس کی وجہ سے تھوڑا سا پانی مخرج (مقعد) کے اندر چلا جاتا ہے اور فوراً دباؤ کے ساتھ باہر نکل آتا ہے، تو کیا اس صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ کیونکہ پانی معدے تک نہیں پہنچتا، صرف مخرج کے اندرونی حصے تک جاتا ہے اور فوراً باہر آجاتا ہے۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مطلقاً پانی کے مقعد کے اندر جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جب تک کہ پانی حقنہ(enema) کی جگہ تک نہ پہنچ جائے۔ اور یہ اُسی وقت ممکن ہوتا ہے کہ جب جان بوجھ کر اور ارادے کے ساتھ پانی یا دوا کو اتنی گہرائی تک پہنچایا جائے۔ بڈیٹ(Bidet) یا ہینڈ شاور کے پانی میں اگرچہ دباؤ(pressure) ہوتا ہے، مگر یہ دباؤ صرف بیرونی صفائی کے لیے ہوتا ہے۔ اس کے عام استعمال سے پانی حقنہ کی جگہ تک کسی صورت نہیں پہنچتا، لہذا روزے کی حالت میں بڈیٹ یا ہینڈ شاور کے عام استعمال سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، روزہ درست اور برقرار رہتا ہے۔ خوامخواہ کے شکوک وشبہات میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

درمختار میں ہے: ”ولو بالغ في الاستنجاء حتى بلغ موضع الحقنة فسد، وھذا قلما یکون ولو کان فیورث داء عظیما“ ترجمہ: اگر آدمی استنجا میں مبالغہ کرے یہاں تک کہ حقنہ کی جگہ تک (پانی) پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا یہ بہت کم ہی ہوتا ہے اور اگر ایسا ہو تو یہ بہت بڑی بیماری لاحق کر دیتا ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار علی الدرالمختار میں ہے: ”قال في الفتح: والحد الذي يتعلق بالوصول إليه الفساد قدر المحقنة اھ. أي قدر ما يصل إليه رأس المحقنة التي هي آلة الاحتقان“ ترجمہ: فتح القدیر میں فرمایا: وہ حد کہ جس تک پہنچنے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ حقنہ کی قدر ہے یعنی اتنی مقدار کہ جہاں تک حقنہ لینے کے آلے کا سِرا پہنچتا ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد3، صفحہ424، دار المعرفۃ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”روزہ دار کو یہ بہتر تو ہے کہ استنجا کرنے میں اوپر سانس بقوت نہ لے مگر اس قدر سے روزہ نہ جائے گا، نہ مطلقاً پانی چڑھنے سے (روزہ جائے گا) جب تک پانی موضع حقنہ تک نہ پہنچے، اور ایسا ہوگا تو درد شدید پیدا ہوگا“۔ (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ685، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-963

تاریخ اجراء: 05جمادی الاولی1446ھ/27اکتوبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net